تزکیہ نفس کورس

ورکشاپ نمبر ۱: غیبت سے بچئے

(مصنف: پروفیسر محمد عقیل)

غیبت سے بچیے

کیا آپ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے؟

درج ذیل ٹیسٹ کے ذریعے معلوم کیجئے کہ آپ غیبت کے متعلق کتنا جانتے ہیں اور اس سے کس طرح بچ سکتے ہیں

ٹیسٹ نمبر ا

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کریں اور ہاں یا نہ میں جواب دیں کہ یہ غیبت ہے یا نہیں۔(۱۵ مارکس) [جوابات آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔]

1۔احمد نے اسلم سے کہا کہ تم بہت سست انسان ہو۔

2۔اکرم نے اپنی کار چوری ہونے پر نامعلوم چور کے خلاف تھانے میں رپورٹ درج کروادی۔

3۔عدالت میں گواہی دیتے ہوئے احمد نے اکرم کی غیر موجودگی میں کہا کہ اکرم چور ہے۔

4۔ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے اپنے شوہر کے خلاف نبی کریم سے شکایت کی کہ "وہ کنجوس آدمی ہیں کیا میں ان کی لاعلمی میں کچھ رقم لے لوں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستور کے مطابق رقم لینے کی اجازت دے دی۔(بخاری جلد ا، صفحہ ۳۳۳)۔

5۔ایک شخص فرحان لنگڑا کے نام سے مشہور ہے۔احمد نے اسلم سے دریافت کیا کہ "فرحان لنگڑا کہاں ہے؟"

6۔ایک محلے میں ایک شرابی رہتا ہے۔انور اپنے پڑوسی سے ذکر کرتا ہے کہ "یہ شخص شرابی ہے، اس سے کیسے چھٹکارا پایا جائے؟"

7۔ وسیم نے اکرم سے کہا کہ وہ اپنی بہن کا رشتہ انور کو دینے سے باز رہے کیونکہ انور ایک بدقماش انسان ہے۔

8۔ وحید نے کہا کہ آج کل لوگ بہت بے ایمان ہو گئے ہیں۔

9۔ اکرم نے کہا کہ سابق صدر یحیٰ خان ایک شرابی آدمی تھا۔

10۔ ٹی وی پر ٹاک شوز میں سیاستدانوں کی برائیاں بیان ہوتی ہیں۔

11۔ بہو نے ساس کے خلاف شوہر سے شکایت کی کہ وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتی ہے۔

12۔ عورت نے اپنی نند کے متعلق اپنی ماں سے کہا کہ "میری نند بہت چالاک ہے"۔

13۔ عورت نے اپنی نند کے متعلق اپنی دیورانی سے کہا کہ "ہماری نند بہت چالاک ہے اس سے ہوشیار رہنا"۔

14۔ واجد نے اسلم کی غیر موجودگی میں اسے گالی دی

15۔ سلمان بٹ سٹے باز ہے

ٹیسٹ نمبر 2۔ کیس اسٹڈی

مندرجہ ذیل کیس کا بغور مطالعہ کریں اور ہاں یا نہ میں جواب دیں کہ یہ غیبت ہے یا نہیں۔(۸ مارکس)

ایک لکڑہارا جنگل میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ پہلی بیوی مر چکی تھی جس سے ایک بڑی لڑکی فرخندہ تھی جو ایک ٹانگ سے معذور تھی۔ جبکہ باقی بچے دوسری بیوی سے تھے۔ سوتیلی ماں فرخندہ سے ناروا سلوک رکھتی۔ اس کے علاوہ وہ ہر شخص کی پیٹھ پیچھے برائی کرتی رہتی۔ لکڑہارا اس کی عادتوں سے تنگ تھا۔

نکتہ نمبر ا: ایک دن فرخندہ نے اپنے باپ سے کہا۔ "ابا جان، امی مجھے کھانا نہیں دیتیں اور کام بھی زیادہ لیتی ہیں"۔ لکڑہارے نے اپنی بیوی کو سمجھایا لیکن اس نے جواب دیا۔۔۔

نکتہ نمبر ۲: "یہ کلموہی اپنی ماں کے ساتھ ہی کیوں نہ مر گئی، اس لنگڑی لڑکی سے مجھے نفرت ہے"۔ لکڑہارا مصلحت کے تحت خاموش ہو گیا۔

نکتہ نمبر ۳: دوسرے دن اس نے اپنے دوست سے اپنی بیوی کی شکایت کی اور کہا کہ "میری بیوی بہت زیادہ لوگوں کی برائی کرتی ہے۔ میں کیا کروں؟"۔ دوست نے اسے مشورہ دیا اور لکڑہارا اس مشورے پر عمل کرنے کے لیے روانہ ہو گیا۔ اگلے دن وہ مطب گیا اور حکیم سے ایک سفوف خرید لایا اور دھوکے سے بیوی کو کھلا دیا۔ اسے کھاتے ہی عورت کی آواز بند ہو گئی۔ محلے کی عورتوں میں چرچا پھیل گیا کہ لکڑہارے کی بیوی کی زبان بند ہو گئی ہے۔

نکتہ نمبر ۴: ایک پڑوسن نے دوسری سے کہا "تمھیں پتا ہے کہ لکڑہارے کی بیوی گونگی ہو گئی ہے؟"

نکتہ نمبر ۵: دوسری نے جواب میں آ آ کی آواز نکال کر گونگے ہونے کی نقل اتاری اور پھر دونوں ہنسنے لگیں۔۔

نکتہ نمبر۶: دوسری جانب جب فرخندہ کو اس بات کا علم ہوا کہ اس کی سوتیلی ماں پر یہ بیتی تو وہ بہت خوش ہوئی اور اس نے اپنی سہیلی سے کہا "میری سوتیلی ماں گونگی ہوگئی ہے۔ یہ خدا نے اسے اس کے عمل کی سزا دی ہے"۔

نکتہ نمبر ۷۔ ادھر لکڑہارا بیوی سے بولا کہ تم گونگی ہوگئی ہو۔ لیکن اگر تم توبہ کرو کہ آئندہ اپنی بیٹی کو لنگڑی نہیں کہو گی اور کسی کی برائی نہیں کرو گی تو میں تمھیں ٹھیک کر سکتا ہوں۔

نکتہ نمبر ۸۔ عورت نے حامی بھر لی تو لکڑہارا حکیم کے پاس گیا۔ حکیم نے آنکھ ماری اور بولا "کیا ہوا، تمہاری گونگی بیوی کے ہوش ٹھکانے آگئے"۔ پھر اس نے ایک سفوف دیا۔ عورت نے سفوف استعمال کیا اور آواز بحال ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا اور توبہ کی کہ آئندہ کسی کی برائی نہیں کرے گی اور نہ اپنی سوتیلی بیٹی کو لنگڑا کہے گی۔

جوابات ٹیسٹ نمبرا

1 نہیں کیونکہ منہ پر بولا گیا ہے۔

2۔ نہیں کیونکہ ظالم کے خلاف ہے۔

3۔ نہیں کیوں کہ یہ بات بطور گواہی بیان کی گئی ہے۔

4۔ نہیں کیوں کہ یہ بات فتویٰ لینے یا دینی رائے معلوم کرنے کے لیے بیان کی گئی ہے۔

5۔ نہیں کیوں کہ یہ اس کا عرفی اور مشہور نام ہے۔

6۔ نہیں کیوں کہ مشورے کا حصول پیش نظر ہے نہ کہ اس شخص کی تذلیل

7۔ نہیں کیوں کہ یہ ایک طرح سے گواہی کا معاملہ ہے۔

8۔ نہیں کیوں کہ کسی متعین شخص کے خلاف نہیں ہے۔

9۔ نہیں کیوں کہ ایک عوامی شخصیت کے خلاف ہے اور عوامی شخصیت پر رائے زنی کا حق ہر ایک کو ہے۔ اور عوامی شخصیات کا کام ہی عوامی رائے سے پہچانا جاتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ کسی واقعی برائی کا تذکرہ کیا جائے ورنہ ایسا بیان بہتان کے زمرے میں آجائے گا۔

10۔ نہیں کیوں کہ ایک عوامی شخصیت کے خلاف ہے اور عوامی شخصیت پر رائے زنی کا حق ہر ایک کو ہے۔

11۔ اگر بہو خود کو مظلوم سمجھ کر یہ بات کہہ رہی ہے تو یہ غیبت نہیں۔ اور اگر اس کا مقصد اس بیان سے لذت حاصل کرنا اور ساس کی کردار کشی ہے تو یہ غیبت ہے۔

12۔ اس کا مقصد لذت حاصل کرنا اور کردار کشی ہے تو یہ غیبت ہے۔

13۔ اگر اس کا مقصد دیورانی کو خطرے سے آگاہ کرنا ہے تو غیبت نہیں ہے ورنہ غیبت ہے۔

14۔ یہ غیبت نہیں بلکہ گالی کی درجہ بندی میں آتا ہے جو الگ گناہ ہے۔

15۔ غیبت نہیں کیونکہ پبلک فگر ہے

جوابات۔ ٹیسٹ نمبر ۲: کیس اسٹڈی

1۔ یہ غیبت نہیں ہے کیوں کہ مظلوم ظالم کے خلاف زبان کھول سکتا ہے۔

2۔ لڑکی کو تحقیر کی نیت سے لنگڑی کہنا غیبت ہے۔

3۔ : لکڑہارے کا دوست سے مشورہ طلب کرتے وقت بیوی کی برائی کرنا غیبت نہیں۔

4۔ اگر پڑوسن کا مقصد پوچھنا یا محض مطلع کرنا ہے تو یہ غیبت نہیں ہے اور اگر اس کا مقصد اس بیان سے لذت کا حصول اور کردار کشی ہے تو یہ غیبت ہے۔

5۔ یہ غیبت ہے کیوں کہ اصل مقصود دوسرے کی تحقیر ہے۔

6۔ یہ غیبت تو نہیں لیکن پسندیدہ رویہ ہوتا کہ اس موقع پر ماں کو معاف کردیا جاتا، اس کی طرف سے دل صاف کرکے اس کے حق میں دعا کی جاتی۔

7۔ : یہ غیبت نہیں ہے

8۔ : اگر حکیم کا استفسار علاج کی نیت سے نہیں بلکہ تضحیک کی غرض سے ہے تو یہ غیبت ہے ورنہ نہیں۔

نتیجہ

اگر کل حاصل کردہ مارکس 22 سے کم ہیں تو درج ذیل مواد کا مطالعہ کریں تاکہ غیبت کی نوعیت کو سمجھ کر اس سے بچ پائیں۔

تعارف

غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن دیگر بڑے گناہوں کے برخلاف یہ گناہ بہت عام ہے اور اس میں ہر دوسرا مسلمان ملوث ہے۔ غیبت کی اس عمومیت کی بنا پر اس سے بچنا انتہائی مشکل دکھائی دیتا ہے۔ زیرِ نظر تربیتی مضمون کا مقصد یہی ہے کہ اس مرض کی نوعیت سمجھ کر اس سے چھٹکارا پایا جائے۔ اس ورکشاپ کے بعد آپ غیبت پر گرفت پانے میں انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے۔

اس ورکشاپ کو اپنے دوست احباب، خاندان کے افراد اور دیگر متعلقہ لوگوں میں خود کنڈکٹ کرائیے۔ اس طرح آپ خود غیبت سے بہتر طریقے سے بچ پائیں گے اور خدا کا دین پھیلانے کا اجر الگ ملے گا۔

غیبت کیا ہے

غیبت کی شرائط :غیبت وہ کلام یا اشارہ ہے جس میں کسی متعین غائب شخص کے اس عیب کو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے جو اس میں موجود ہو اور اگر اس کا علم غائب شخص کو ہو تو اسے تکلیف پہنچے۔

غیبت کے اطلاق (کا حکم لگانے) کے لیے مندرجہ ذیل لوازمات کا ہونا ضروری ہے:

۱) کسی متعین شخص کی برائی پیٹھ پیچھے یعنی اس کی غیر موجودگی میں کی جائے۔

۲) ایسی برائی کی جائے جو واقعتاً اُس شخص میں موجود ہو۔

۳) برائی کی نوعیت ایسی ہو کہ اگر وہ شخص خود سن لے تو اسے برا لگے۔

۴) اس کا مقصود اس شخص کی کردار کشی ہو یعنی اس کے عیوب کو اچھالنا اور دوسرے شخص کے سامنے اسے بدنام کرنا یا کمتر دکھانا ہو۔

* غیبت کب جائز ہے

غیبت میں اگر اوپر بیان کی گئی تینوں شرائط تو موجود ہوں لیکن چوتھی شرط نہ ہو تو اسے لغوی طور پر غیبت سمجھ کر جائز قرار دیا جاتا ہے حالانکہ یہ غیبت نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر ایک شخص ملازم سے کہتا ہے کہ تم چوک پر جاکر ایک شخص سے ملو جس کی رنگت کالی ہوگی اور وہ تھوڑا لنگڑا بھی ہو گا۔ تو یہ غیبت نہیں ہے کیونکہ اس میں کردار کشی کی نیت نہیں پائی جاتی بلکہ مقصود اس شخص کی پہچان بتانا ہے۔

بعض علمانے اس لغوی غیبت کو غیبت شمار کرتے ہوئے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ اصطلاحی غیبت کی تعریف پر پوری ہی نہیں اترتی۔ جید اہل علم نے درج ذیل مواقع پر غیبت کو جائز قرار دیا ہے:

۱۔ مظلوم کا ظالم کے خلاف آواز اٹھانا جیسا کہ قرآن میں آتا ہے، "اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی برائی کرنے کے لیے زبان کھولے سوائے اس کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔"، (سورۂ نساء :۱۴۸)،

مثلاً ملازم کمپنی کے مالک سے کسی افسر کے ظلم کی شکایت کرے۔

۲۔ گناہ اور خلاف شرع کام کرنے والے کے خلاف آواز اٹھانا یا کسی ایسے فاسق وفاجر کے خلاف بات کرنا جو اعلانیہ فسق و فجور کے کام کرتا ہو۔

۳۔ فتویٰ یا رہنمائی لینے کے لیے جیسے ہندہ نے اپنے شوہر کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ابوسفیان بخیل ہیں۔

۴۔ حدیث کے راویوں یا عدالتی کاروائی کے دوران جرح کرنے کے لیے۔

۵۔ کسی شخص کو اس کے مشہور نام سے پکارنا جو کہ عیب دار نام ہو جیسے ابوجہل وغیرہ۔

۶۔ تحقیقات کے وقت رائے طلب کرنا جیسے نکاح کے وقت یا ملازمت کے لیے یا کسی خریدار کو خطرے سے بچانے کے لیے۔ جیسا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے رشتوں کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہیں اور ابو الجہم تشدد کرنے والے آدمی ہیں۔ (مسلم، کتاب الطلاق: حدیث ۱۴۸۰)

۷۔ اصلاحِ احوال کے لیے جب انسان خود کچھ کرنے کی ہمت نہ پا رہا ہو تو زیادہ بااثر لوگوں تک بات پہنچانے کی غرض سے کسی کی بری بات بیان کرنا، جیسے بچہ نماز نہ پڑھے تو ماں بچے کے باپ کو اس بات سے مطلع کرتی ہے.

۸۔ کسی پبلک فیگر جیسے سیاستدان وغیرہ نے اپنے آپ کو قومی خدمت کے لیے پیش کیا ہو تو اس کی ان کے علاوہ بے شمار ایسے معاملات ہو سکتے ہیں جب ایک شخص کے برے اوصاف بیان کئے جا رہے ہوں لیکن اس کی کوئی نہ کوئی جائز وجہ ضرور ہو۔ اس کا فیصلہ وہی شخص کر سکتا ہے جو یہ عمل کر رہا ہے کہ اس کا محرک کیا ہے مثلاً کسی واقعے کی خبر دینا کہ فلاں کی لڑکی فرار ہو گئی ہے غیبت بھی ہو سکتی اور نہیں بھی۔ اس کا تعلق بتانے والے کی نیت سے ہے کہ وہ کردار کشی یا لطف اندوزی کی نیت سے یہ بات بیان کر رہا ہے یا محض ایک اطلاع دے رہا ہے۔

دل کا فتویٰ: غیبت کے جائز اور ناجائز ہونے کے معاملے میں دل کا فتویٰ بہت کافی ہے۔ جب آپ سے کسی کی برائی بیان کر رہے ہوں اور مقصود صرف مزہ لینا ہو یا کسی کو نیچا دکھانے کا جذبہ دل میں کارفرما ہو تو سمجھ لیں کہ یہ غیبت ہے۔ مسلمہ برائیاں بیان کی جا سکتی ہیں جن کے بارے میں ہر شخص کو علم ہو۔

* غیبت کرنے کے مختلف طریقے

۱۔زبان سے غیبت کرنا مثلاً فلاں شخص شیخی خور ہے یا بے نمازی ہے وغیرہ۔

۲۔ حرکات وسکنات سے غیبت کرنا جیسے کسی کی طرف آنکھوں وغیرہ سے اشارہ کرنا، نقل اتارنا، معنی خیز مسکراہٹ سے پیغام دینا۔

۳۔ معنی خیز جملے بولنا مثلاً کسی کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہنا کہ خدا کا شکر ہے میں تو پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں وغیرہ۔ اور مقصود یہ بتانا ہو کہ دوسرا بے نمازی ہے۔

غیبت میں بیان ہونے والے عمومی امور:

۱۔جسمانی برائی جیسے کالی رنگت، پست قامتی، بدصورتی، گنج پن، ناک کی ساخت، کوئی جسمانی معذوری۔

۲۔ حرکات وسکنات کی برائی مثلاَ چلنے، اٹھنے بیٹھنے یا بولنے کا انداز۔

۳۔ متعلقات کی برائی مثلاَ لباس، مکان، گھر کی چیزیں، اولاد، بیوی یا شوہر وغیرہ۔

۴۔عادات واطوار پر تنقید جیسے کنجوسی یا فضول خرچی، کسی کا متکبرانہ رویہ، بدتمیزی، بدگوئی وغیرہ۔

غیبت کے اسباب و محرکات

۱۔ حسد: (مثلاً کسی کے مال و دولت، اولاد یا ترقی سے جل کر اس کی برائی کرنا)۔

۲۔ نفرت اور کینہ: کسی کے خلاف کسی بھی وجہ سے کینہ پیدا ہو جائے اور پھر اس کا بدلہ اسے دوسروں کی نظروں میں گرا کر لیا جائے۔

۳۔ دوسروں کے متعلق سوچنے کا منفی انداز: مثلاً جس شخص کے بارے میں بھی بات کی جائے ہمیشہ اس کا کوئی نہ کوئی منفی پہلو ہی پیش نظر رکھا جائے۔

۴۔ دوسروں کی تحقیر: تکبر اور غرور (خود کو عقلِ کل سمجھتے ہوئے لوگوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنا) مثلاً اسے تو فلاں کام آتا ہی نہیں یا وہ احمق ہے۔

۵۔ کثرت کلام یا بنا سوچے سمجھے بولنے کی عادت۔

۶۔ احساسِ کمتری: (اس احساس کو مٹانے کے لیے دوسروں کو کمتر ثابت کرنا اور ان کی برائیاں بیان کرنا)۔

۷۔ بدگمانی کرنا کہ فلاں شخص میرے خلاف ہے اور پھر اس کی برائیوں کو بیان کرنا۔

۸۔ مخاطب کو خوش کرنے کے لیے کسی اور کی برائی کرنا۔

غیبت کا کفارہ

:غیبت ایک گناہ کبیرہ ہے۔ اور ہر گناہ سے توبہ کا طریقہ اس کو ترک کرنا، اس پر نادم ہونا، آئندہ اسے نہ کرنے کا عہد کرنا اور ممکن ہو تو اس کے ازالے کی کوشش کرنا ہے۔ مثلاً جن لوگوں کے سامنے کسی کی برائی بیان کی ہے ان کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کیا جائے۔

غیبت کا ازالہ کیسے ہو سکتا ہے۔ علما کا ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ غیبت کرنے والے کو اس شخص کا معاف کرنا ضروری ہے جس کی غیبت کی گئی ہو۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہو اس کے حق میں دعا کرنا اور اسے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا تلافی کے لیے کافی ہے کیونکہ اگر اسے بتائیں گے تو اسے اور تکلیف ہو گی۔ اس میں ایک درمیان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس شخص سے بے تکلفی ہے تو معاف کروالیا جائے اور اگر اس سے فساد پھیلنے اور تعلقات وغیرہ مزید بگڑنے کا اندیشہ ہو تو دوسرے طریقے سے ازالے کی کوشش کی جائے۔

*غیبت سے بچاؤ کی تدابیر

۱۔ بولنے سے پہلے سوچا جائے۔ اور جب آپ کسی دوسرے شخص کی برائی بیان کر رہے ہوں تو اطمینان کر لیجیے کہ کیا آپ کے پاس اس برائی کو بیان کرنے کا کوئی جواز موجود ہے۔

۲۔ دوسروں کے متعلق گفتگو کرنے میں احتیاط برتی جائے اور ان کی پردہ پوشی کی جائے اور لوگوں کے بارے میں اچھا سوچنے کی عادت ڈالی جائے۔

۳۔ حسد پر قابو پایا جائے اور محسود (جس سے حسد کیا جائے) کے حق میں دعائے خیر کی عادت ڈالی جائے۔

۴۔ نفرت، کینہ، غصہ اور دیگر اخلاقی آفات پر نظر رکھی جائے اور انہیں اپنی شخصیت اور نفسیات کا حصہ بننے سے روکا جائے۔

۵۔ برائی ہو جانے کی صورت میں اس شخص سے معافی مانگی جائے یا اس کے ساتھ خصوصی برتاؤ کیا جائے اور ساتھ ہی اپنے لیے جرمانے کا نظام نافذ کیا جائے مثلاً اس شخص کو تحفہ دینا جس کی برائی سرزد ہو گئی ہو، اس کی دعوت کرنا، اس کے ساتھ کوئی خصوصی برتاؤ کرنا وغیرہ۔

۶۔ یہ تصور راسخ کیا جائے کہ غیبت کرنے سے دوسرے کا کچھ نہیں بگڑتا بلکہ الٹا اپنی نیکیاں دوسرے کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جاتی ہیں۔

۷۔ غیبت سے پہلے ہمیشہ یہ سوچنا چاہیے کہ اس کا دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ ہے یا نہیں یعنی اس کے ذریعے کسی کی اصلاح کا کوئی امکان ہے، کوئی ضروری خبر دینی ہے وغیرہ۔ اگر فائدہ نہیں ہے یا آپ شک و تردد میں ہیں تو پھر ایسا مشکوک کام کبھی نہ کریں۔

اسائنمنٹ

اس مشق کو پر ڈائری میں حل کریں اور ایک مہینے تک ان ہدایات پر عمل کریں۔ایک مہینے کے بعد اس مشق کو دوبارہ پر کر کے یہ دیکھیں کہ کیا ترقی یا تنزلی ہوئی۔

۱۔ان شخصیات کے نام لکھیے جن کی آپ بالعموم برائی کرتے ہیں جیسے ساس، بہو، کوئی خاص دوست، افسر وغیرہ۔

۲۔ ان محفلوں یا لوگوں کی نشاندہی کریں جن میں رہ کر آپ غیبت کرتے ہیں جیسے دفتر میں، گھر میں، بیوی کے ساتھ یا دوستوں کی مجلس میں۔

۳۔ ان امور کی نشاندہی کریں جو غیبت میں زیرِ بحث آتے ہیں جیسے کسی کی جسمانی برائی، عادت کی خامیاں یا دولت کی برائی وغیرہ۔

۴۔ان اسباب کی نشاندہی کریں جن کی بنا پر آپ غیبت پر مجبور ہو جاتے ہیں مثلاً زیادہ بولنے کا مرض، حسد، غصہ وغیرہ۔

۵۔ان سب باتوں کی نشاندہی کے بعد غیبت سے بچاؤ کی ہدایات پر عمل کریں اور ایک مہینے کے بعد ان سوالات کا جواب دیں:

سوال ۱: میں غیبت کے اسباب اور نوعیت کو جان چکا ہوں۔

سوال ۲: میں گفتگو میں احتیاط کرتا اور لوگوں کے متعلق فالتو بات کرنے سے گریز کرتا ہوں۔

سوال ۳: میں لوگوں کے متعلق بدگمانی سے بچتا اور ان کے بارے میں اچھا سوچتا ہوں۔

سوال ۴: میں حسد نہیں کرتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی سے لے کر۔

سوال ۵: میں لوگوں سے شکایت کے باوجود انہیں معاف کر دیتا، ان کے عیوب کو چھپاتا اور ان کی اچھائیاں بیان کرتا ہوں۔

سوال ۶: میں نے غیبت پر قابو پالیا ہے اور اب میں کسی کی برائی نہیں کرتا۔

اگر ان سب سوالات کا جواب ہاں میں ہو تو بہتر ورنہ ایک بار پھر نئے سرے سے اپنا محاسبہ اس ورکشاپ کی روشنی میں کریں اور پھر سے ان سوالات کا مثبت طور پر جواب دینے کی کوشش کریں۔ مزید کسی مشکل کی صورت میں اس ای میل پر رابطہ کریں:

ishraqdawah@gmail.com
www.ishraqdawah.org
www.aqilkhans.wordpress.com
Face book :ishraqdawah@gmail.com